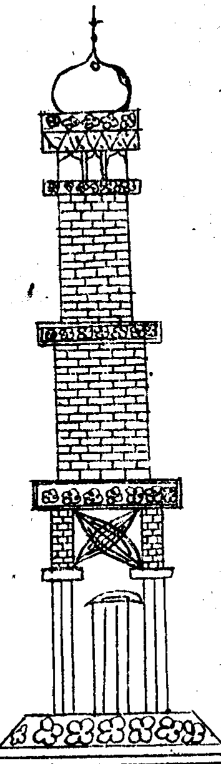


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۳۰ تاریخ کو قادیان دار الامان سے شایع ہوتا ہے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی

چہ گویم بالو گر آئی بہ ادر قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

Registered No. L. 77

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱- عوام سے	(صہ)
۲- خواص سے	(عہ)
۳- ہندوستان سے باہر	(سے)
۴- غیر مذاہب والوں سے	(سے ۱۲)
۵- اپنی جماعت کے غیر مستطیع دوستوں یا کم آمدنی والے لوگوں سے	(عہ ۱۲)

نوٹ

عہ سالانہ کا اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

نمبر ۵۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۳۰- اکتوبر ۱۹۰۸ء مطابق ۴ شوال ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۲

بول کر مضمون لکھانا

جولیس سیزر کے متعلق تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ وہ عموماً اپنے مراسلات اور فرامین کے لئے یہ انتظام کیا کرتے تھے۔ کہ ایک ہی وقت میں اپنے سات سکرٹریوں کو بلا کر ایک کمرہ میں بیٹھ جاتے۔ اور ایک ہی وقت میں اُن سات منشیوں کو اپنے مراسلات و فرامین املا کراتے جاتے تھے۔ باوجود اس کے کہ ہر ایک کا مضمون جدا اور الگ ہوتا تھا۔ پھر بھی اُن میں باہم ربط اور ترتیب قائم رہتی تھی۔ ایسا ہی نپولین اور بعض دوسرے مصنفوں کے متعلق تاریخ میں واقعات ملتے ہیں۔ میں آج محض اس وجہ سے کہ میرا ہاتھ مجروح القلم ہے۔ آپ لکھنے سے قاصر ہوں۔ اور اخبار نویسی کا فرض مجبور کرتا ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ لکھوں۔ اس لئے جولیس یا نپولین کے تجربہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہوں اور اس طرح پر گویا ؎

زبان سے کام لینا کام ہے وقت رقم میرا
پرائے ہاتھ میں بھی میری کہتا ہے قلم میرا

سالانہ جلسہ کی تقریب بہت ہی قریب اور احباب کی خود فراموشی اور سہل انگاری اُن تجاویز کے متعلق جو میں متواتر شایع کر رہا ہوں۔ اب تک وہی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ جوں جوں جلسہ کے دن قریب آتے جاتے ہیں اُسی قدر احباب ان تحریکوں کو بھلا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ وقت ہمارے لئے ہمہ تن مصروف اور متحد فی الارادہ ہو کر کام کرنے کا ہے۔ اس لئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اُس فرض اور ڈیوٹی کے ادا کرنے کے لئے ہم سب ذمہ دار ہیں اور میری رائے میں صرف اخلاقی ہی نہیں۔ بلکہ شرعی فرض ہے۔ کہ ہم اُس کام کے کرنے کے لئے جو آپ کی بعثت کا مقصد اولیٰ تھا۔ پوری سعی کریں۔ اور اگر اُس میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے جس کام کے کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ وہ کسی حال اور کسی صورت میں رُک نہیں سکتا۔ اور نہیں رُکیگا۔ مگر وا ویلا اور افسوس ہوگا۔ (خدا نہ کرے) ہم پر جو ہم اُس خدمت سے محروم کئے جا کر کسی دوسرے کو یہ فخر اور سعادت ملے۔ کسقدر تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک ایسی جماعت جو خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر اور اپنی تعداد میں سینکڑوں کا عدد رکھنے والی ہے۔ اپنا ایسا گہرا اثر تعلیم یافتہ قلوب پر کر سکے۔ کہ وہ اپنے مفاد اور دنیوی منافع کو کچل کر ہمارے اپنے مذاق کے موافق ایک نہائیت ہی لغو کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور صرف قوت لایموت لیکر خدا تعالےٰ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے میدان میں نکلیں۔ اس سے میری مراد اُس قوم اور گروہ سے ہے جو دیو سماج کے نام سے نامزد ہے۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے منکر اور اس کے ضمن میں انبیاء و رسل اور نبوّت اور مکالمات الٰہیہ کے دشمن ہیں۔ خدا تعالےٰ کے نشانات پر ہنسی کرتے۔ اور ایام اللہ کو استہزا سے دیکھتے ہوئے بھی وہ اپنے مشن کے لئے بلا خوف لومتہ لائم باہر نکلتے ہیں۔ اور کام کرتے ہیں۔ ایک طرف وہ گروہ ہے جو جیسا کہ ابھی میں نے کہا۔ خدا تعالےٰ کا منکر اور صرف سینکڑوں آدمیوں کا مجموعہ ہے۔ دوسری طرف ایک جماعت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر منکر نہیں۔ بلکہ دیکھ کر

مطبع الذار احمدیہ مشین پریس قادیان دار الامان میں شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شایع ہوا

ایمان لاتی ہے۔ اُس نے مسئلہ نبوت کو قیاسی اور خیالی طور پر نہیں۔ بلکہ یقینی اور مشاہدہ کی صورت میں قبول کیا ہے اور خداتعالےٰ کے تازہ بتازہ نشان دیکھے اور اس کے مامور و مرسل کے مُنہ سے وہ باتیں سُنیں جنہوں نے آج سے تیرہ سو برس کا گزرا ہوا زمانہ یاد دلادیا بلکہ دکھا دیا۔ ایسی حالت صورت میں اگر ہم سب بجائے خود اُس قربانی اور ایثار کا مقابلہ کریں۔ جو ہمارے بالمقابل منکرانِ خدا کی جماعت کر رہی ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دکھاؤ۔ کہ تمہارے اندر وہ بات اور وہ اسپرٹ پیدا نہیں ہوئی۔ جو خداتعالےٰ کا برگزیدہ بندہ پیدا کرنی چاہتا تھا۔ خداتعالےٰ کو عضوِ معطل کی طرح ماننے والے آریہ سماج کا ایک لیڈر قحط زدگان کی امداد کے لئے اپیل کرتا ہے۔ اور ایک یا دو گھنٹوں کے اندر اُس کی قوم ساٹھ ستر ہزار روپیہ اُس کے قدموں پر نثار کر دیتی ہے۔ کیا ہم خداتعالےٰ کو قادرِ مطلق۔ مقتدر۔ متصرف بالارادہ مان کر اُس کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے اُس کی قائم کردہ ضروریات میں سے ایک شاخ کے لئے پچیس ہزار روپیہ بھی نہیں نکال سکتے؟ اگر ہماری یہی حالت ہے۔ اور قربانی کی یہی صورت ہے۔ اور اقرار بیعت کا یہی حال ہے۔ تو مجھے معاف رکھا جائے۔ کہ ابھی ہم اس مقصد سے بہت دور ہیں۔ جو اسلام کے مفہوم میں داخل ہے۔ ہمارے اندر حقیقت اسلام کا عملی رنگ میں پیدا ہو جانا ہی ہماری کامیابی کے لئے خضرِ راہ ہوگا اور وہ حقیقت ہم سے

ایک فدیہ چاہتی ہے۔

یہ قربانی جہاں ایک طرف ہمارے ناجائز ارادوں اور خواہشوں کو کچلنے کی تحریک کرتی ہے۔ جس سے تزکیہ نفس پیدا ہوتا ہے۔ وہاں دوسری طرف ہمارے اموال اور اوقات پر اپنا اثر پیدا کرنا چاہتی ہے۔ جس سے استقلال اور وفاداری اور اسلام کے لئے مردِ میدان ہونے کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جب تک ہم اس راہ پر قدم نہیں مارتے۔ یہ حقیقت پیدا نہیں ہوگی۔ میں حقیقت اسلام کے فلسفہ پر بحث کرنا [illegible] نہیں سمجھتا۔ اور شاید اس پہلو سے میں نفس [illegible] پیدا کیا ہوں۔ اس لئے میں [illegible] کی طرف اگر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس وقت ہمیں ضرورت ہے ایسے آدمیوں کی [illegible] اوقات کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں وقف کرنے کا حوصلہ کرسکیں [illegible] طرح پر وہ اپنے انفاس سے جہاد کرنے والے ٹھہریں۔ چونکہ اس مقام پر جہاد کا ایک لفظ آگیا ہے۔ اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جہاد سے مراد سعی فی الدین ہے۔ اور قرآن مجید میں بِاَنْفُسِهِمْ وَبِاَمْوَالِهِمْ اس کی دو صورتیں لکھی گئی ہیں۔ میں اُن لوگوں کے ساتھ متفق نہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بِاَنْفُسِهِمْ کا جہاد اس وقت نہیں ہوسکتا۔ میری اپنی سمجھ میں اس کی اب بھی ویسی ہی ضرورت ہے۔ جیسی پہلی تھی۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ ہم میں سے ایسے لوگ نکلیں۔ جو خداتعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگیوں میں وقف کرکے اشاعت اسلام کے لئے وہ بیڑہ بلکہ کو بکو پھریں۔ اور ہر شخص کے کانوں تک اسلام کا پیغام پہونچادیں۔ اس کے لئے ضرورت نہیں کسی تلوار کی۔ کسی تیر اور تفنگ کی۔ اور حاجت نہیں کسی لڑائی اور جنگ کی۔ بلکہ ضرورت ہے صبر اور استقلال کی۔ اپنی خواہشوں اور ضروریات کو کم کرنے کی بردباری اور برداشت کی۔ ایسا ہی ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو اس صورت جہاد میں شریک نہیں ہوسکتے۔ کہ وہ اپنے اموال شرح صدر کے ساتھ اُن ضروریات کے لئے نثار کردیں۔ جو اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے ہمیں درپیش ہیں۔ متواتر اس قسم کی اپیلوں کا شائع ہونا اور ایسی تحریکوں میں ناکامی کے لئے اظہار افسوس کرنا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ایک فرد کی ہتک اور بے عزتی ہے مومن گوارا نہیں کرسکتا یا اُسے نہیں کرنا چاہئے۔ کہ وہ اپنی عزت اور حیثیت پر فرق آنے دے۔ آپ کب تک مجھ کو مجبور کریں گے۔ کہ میں اس قسم کی اپیلوں کو شائع کرتا رہوں۔ مجھ کو امید کرنی چاہئے کہ میری اس تحریر کے بعد وہ دل جو سلسلہ کی اشاعت کے لئے ہمیشہ درد سے بیقرار رہتے ہیں۔ پچیس روپیہ والی تحریک کو بہت جلد کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔ اگر چار لاکھ کی جماعت میں ایک ہزار آدمیوں نے بھی اپنے اموال میں سے صرف پچیس روپیہ فی کس نکالنے کی جرات نہ کی۔ تو سمجھ لو کہ اس سے قومی وقار اور ایثار پر کیا الزام عائد ہوگا۔ صرف روپیہ ہی کی ضرورت نہیں جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ بلکہ ایسے نفوس اور قلوب کی بھی ضرورت ہے۔ جو ایک ایک وقت میں بھوکے پیاسے رہ کر بھی خدمت دین کے لئے اُسی طرح آمادہ اور مستعد ہوں۔ جس طرح پر وہ برگزیدہ قوم تھی جس کو ہمارے اور ہمارے سید و مقتدا امام احمد قادیانی کے مخدوم اور مطاع حضرت سرور عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے تیار کیا تھا۔ اور جس گروہ اور جماعت کے ساتھ ملنے کے ہم مدعی ہیں۔ ایسے آدمیوں کے میسر آجانے پر اگر کافی اموال ہمارے ہاتھ میں نہ بھی ہوں تب بھی مجھ کو یقین ہے۔ کہ ہمارے امام اور موجودہ الوقت خلیفۃ المسیح کی وہ خواہشیں اور آرزوئیں جو وہ اشاعت اسلام کے لئے اپنے دل میں رکھتے رہے ہیں۔ باسانی پوری ہوسکتی ہیں۔ ہمیں ضرورت ہے۔ ایسے آدمیوں کی جو خطیب ہوں۔ ہمیں ضرورت ہے۔ ایسے آدمیوں کی جو واعظ ہوں۔ ہمیں ضرورت ہے۔ ایسے آدمیوں کی جو اردو، فارسی، عربی، انگریزی میں اہل قلم ہوں۔ اور زبان و قلم پر پوری حکومت رکھتے ہوں۔ ہمیں ضرورت ہے ایسے آدمیوں کی جو تعلیمی اور انتظامی امور سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ ہمیں ضرورت ہے ایسے آدمیوں کی جو محاسبہ کے کام سے واقف ہوں اور پھر ہمیں ضرورت ہے ایسے نفوس کی جو سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر قسم کی محنت و مشقت کے لئے تیار رہوں۔ وہ لوگ بڑے ہی خوش قسمت اور سعادتمند ہوں گے۔ جو ان میں سے کسی ایک خدمت کے لئے اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کرنے کی جرات کریں گے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم میں ایسی قابلیت اور قوت نہیں۔ ہم کسی ابتلا اور مصیبت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایسا خیال میرے نزدیک بدگمانی میں داخل ہے۔ جو شخص محض خداتعالےٰ کی رضا کے لئے اور اُس کے دین کی خدمت کے لئے قدم اٹھاتا ہے۔ وہ کیسا ہی ناطاقت۔ کمزور اور علوم سے عاری اور تہیدست ہو۔ خداتعالےٰ خود اُس کی مدد کرتا۔ اور اُس کے ملائکہ اس کے ناصر اور مددگار ہوجاتے ہیں۔ ہاں اس راہ میں ضرورت ہے۔ صدق کی اخلاص کی۔ وفاداری اور استقلال کی۔ ان چیزوں کو لے کر قدم بڑھاؤ۔ کامیابی اور خداتعالےٰ کا فضل تمہارا استقبال کریگا۔ یہ وقت نہایت سعادت اور خداتعالیٰ کے برکات کے نزول کا ہے اس کو ہاتھ سے مت دو۔ اب میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کہ جو کچھ میں نے اس آرٹیکل میں لکھا ہے۔ وہ حضرت خَلِيْفَةُ الْمَسِيْح کی سچی آرزوؤں اور خواہشوں کا ایک نمونہ ہے۔ مبارک ہوں گے۔ وہ لوگ جن کو توفیق ملیگی۔ کہ وہ اپنے امام کو راضی کرسکیں۔ جس کے ذریعے اُن کا خدا اُن سے راضی ہوگا۔ اس کے لئے خدا ہی کے

فضل پر بھروسہ اور یقین ہے۔ کہ وہ خود قلوب میں حرکت اور حس پیدا کرے۔ جو اس وقت کی ضرورتوں کو محسوس کر سکیں اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان چند سطور پر غور کیا جاوے گا [illegible] سرسری نظر سے ان کو نہیں دیکھا جاویگا۔ اسی سلسلہ میں میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پچیس روپیہ والی تحریک میں بہت ہی کم دلچسپی لی جا رہی ہے اور جو لوگ اس کے لئے آمادہ ہوئے ہیں۔ اُن میں سے اکثر متوسط الحال ہیں۔ شائد اس تحریک کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہو۔ اس لئے میں کسیقدر صراحت کرنی ضروری سمجھتا ہوں۔ اس تجویز کا یہ منشا نہیں۔ کہ ہر شخص عـــہ ہی داخل کرے۔ بلکہ جو لوگ اپنی جیب سے عـــہ داخل کر سکتے ہیں۔ وہ تو عـــہ دیں۔ اور جو خود نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے احباب اور دوسرے لوگوں سے جمع کر کے لائیں۔ غرض یہ ہے کہ ایک ہزار آدمی ایسا ہو۔ جو یا تو خود عـــہ دیوے یا اور جمع کر کے لائے۔ سالانہ جلسہ پر عام ضروریات سلسلہ کے لئے چندہ دینے والوں کے لئے کسی رقم کا معین کرنا یہ تو میرا کام نہیں۔ ہاں صدر انجمن یا حضرت خلیفۃ المسیح یہ منصب اور جائز حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ کوئی رقم متعین کر دیں۔ یہ تو میرے درد دل کا ایک جوش ہے جس کو میں نے کاغذی لباس پہنا کر آپکے سامنے محض اس غرض سے رکھدیا ہے۔ کہ اگر ایسے قلوب اور نفوس قومی ضرورتوں کے احساس کرنے والے نکل آئیں۔ تو کم از کم ایک مد ہی آئے دن کی تحریکوں سے ایک عرصہ کے لئے سبکدوش ہو جاوے۔ اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل بزرگوں نے مجھے لکھا ہے۔ کہ وہ اس تجویز پر عمل کرنے کو آمادہ ہیں

شیخ محمد فضل کریم صاحب داروغہ صفائی لاہور

لاہور سے یہ پہلی آواز ہے۔ جس نے اس تحریک پر لبیک کہا ہے۔ برادران۔ یہ رفتار بہت سست بلکہ بہت ہی سست ہے۔ تاہم خدا کا شکر ہے۔ کہ ایسے قلوب ہیں تو سہی۔ جو ضروریات قوم کا درد رکھتے ہیں۔ خدا اُن لوگوں کو بیدار کرے۔ جو سینکڑوں۔ ہزاروں دے سکتے ہیں۔ آمین۔

زلزلہ:۔ ہفتہ زیر اشاعت میں دو روز متواتر زلزلہ کے شدید دھکے محسوس ہوتے رہے اللہ تعالیٰ اپنی عاجز مخلوق پر رحم فرمائے۔ یہ زلزلہ دور دور محسوس ہوا ہے اور سخت محسوس ہوا ہے۔ کوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی ان تنبیہوں سے عبرت پکڑے!

حضرت خلیفۃ المسیح کا انضباط اوقات

ہر شخص کا مذاق جدا ہوتا ہے۔ اسی لئے اخبار نویس کے لئے یہ امر بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام ناظرین کے مختلف تقاضاؤں یا خواہشوں کو جو وہ اخبار کے متعلق رکھتے ہیں۔ پورا کر سکے۔

الحکم کے ایک نہایت ہی مخلص ناظر نے بڑی تڑپ کے ساتھ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں کیوں حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کے انضباط اوقات کا ذکر اخبار میں نہیں کرتا۔

چونکہ یہ خواہش سراسر محبت اور اخلاص پر مبنی ہے میں پسند کرتا ہوں۔ کہ مختصر طور پر اپنے علم کے موافق ظاہر کر دوں۔ کہ خلیفۃ المسیح کا وقت کس طرح پر گذرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے انضباط اوقات کو اجمالی رنگ میں میں ایک ہی فقرہ میں ادا کر سکتا ہوں۔

تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ

میں آپ کا وقت گذرتا ہے۔ مگر اس کی کسیقدر تفصیل یہ ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عنصری زندگی میں اگرچہ آپ ہی امامت کراتے تھے۔ مگر جب مولوی عبد الکریم صاحب تھے تو وہ صرف چھوٹی مسجد میں امام ہوا کرتے تھے۔ پھر مولوی عبد الکریم کی وفات کے بعد [illegible] کے امام آپ ہی تھے۔ یہ امر میں [illegible] ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت حکیم الامت طبعاً ناپسند کرتے تھے۔ ایسے امور کو جو کسی قسم کے لیڈر شپ [illegible] ہوں۔ اس لئے آپ نے حضرت مولوی عبد الکریم مرحوم کو اپنی جگہ امام مقرر کیا ہوا تھا۔ اور خوش رہتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چونکہ آپ کو امام بنانا تھا۔ اس [illegible] اللہ تعالیٰ نے ایک اور راہ نکالی۔ پس حضرت مولوی [illegible] کے بعد مجبوراً آپ کو امام ہونا پڑا۔ اور اب دوسرے رنگ میں امام ہو کر باوجود ضعف اور آئے دن کے عوارض کے اپنے سید و مولیٰ مقتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر نمازوں کے امام خود ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھر پر بعد نماز صبح آپکے قرآن مجید کے کئی درس عورتوں میں ہوتے ہیں۔ جو سبقاً پڑھتی ہیں۔ پھر حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و محمد اسحاق کی تعلیم کی طرف خصوصیت سے توجہ ہے۔ ان کے کئی سبق آپ نے اپنے ذمہ رکھے ہیں۔ ایک گھنٹہ سبق سے پہلے چند مریضوں کو ضرور دیکھتے ہیں۔ جو باہر سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔

باہر حدیث اور قرآن مجید کا اور اصول فقہ کا درس جاری ہے۔ دعاؤں میں آپ کا بہت بڑا حصہ گزرتا ہے۔ میں نے غور سے دیکھا ہے۔ ہاں اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ کہ جب آپکے پاس ڈاک آتی ہے۔ تو ایک ایک خط کو آپ اپنے ہاتھ میں لیکر آپ دعا کرتے ہیں۔

پھر یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے۔ نمازوں میں درس قرآن مجید کے بعد بیسیوں عرضیاں دعا کی آپ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ ایک ایک کو پڑھ کر ان کے مطالب کو مد نظر رکھکر دعائیں کرتے ہیں پہلے آپ کو جماعت کے ساتھ رشتہ اخوت تھا۔ اور اس حیثیت سے آپ جماعت کے لئے دعائیں کرتے ہونگے مگر اب خدا نے اس رشتہ کو

رشتہ ابوت

سے بدل دیا ہے۔ اور یہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ باپ کو اولاد کے لئے کیسی تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ چار لاکھ کی جماعت میں۔ کتنے بیمار۔ کتنے تنگدست۔ کتنے مشکلات میں مبتلا۔ کتنے فوت ہوتے ہیں۔ اس کا اثر جو اس قلب پر ہو سکتا ہے۔ اور ہر روز ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بجز رب العالمین کے۔

آپ کی طبیعت میں اس انعام امامت کے بعد ایک [illegible] اللہ تعالیٰ نے رکھدی ہے۔ کہ عقل حیران ہے آپ ایک ایک متنفس کے متعلق جو قادیان میں ہے۔ ذاتی واقفیت اور خبر رکھتے ہیں۔ کہ وہ کن حالات میں ہے۔ اور اس کے دکھ درد میں مہربان باپ کی طرح بے قرار ہوتے ہیں ایڈیٹر الحکم خصوصیت سے ان ہمدردیوں کا زیر بار ہے۔ [illegible] کی گئی ہیں۔ اس کی بیماری میں بلا درخواست [illegible] کی صفت سے متعلق ہو کر اس کی بیمارداری فرمائی۔ اب اس کی [illegible] کی بیماری میں متواتر ایک نہیں دو دو تین تین آدمی متعین فرمائے۔ جو خبر لیں۔ دوا دیں۔ اور آپ کو حالات بتائیں۔ اس لئے کہ آپ اعتکاف میں تھے۔ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہر شخص یہی سمجھتا ہے۔ کہ اس کے ساتھ خاص لطف اور مہربانی ہے۔ اور یہی حضرت امام علیہ السلام کا معمول تھا

پھر باوجودیکہ غم قوم اور فکر اسلام نے آپکو گداز کر دیا ہے۔ اور طبی مشغولوں کے لئے اوقات خالی نہیں ہے۔ مگر جو مریض آپ تک پہنچ جاتا ہے۔ اُس کو دیکھنا اور دوا دینا بھی آپ کا کام ہے۔

احباب کے بعض ضروری خطوط کے جواب لکھنا۔
صدر انجمن احمدیہ کے انتظامی امور کو سرانجام دینا جہاں تک ان کی ذات سے ان کا تعلق ہے۔ احباب آمدہ بیرونجات سے ملنا اور اُن کی درخواستوں اور حالات کو سُننا اور مفید اور ضروری مشورے دینا۔
اشاعت اسلام اور تبلیغ سلسلہ کے لئے تجاویز پر غور کرنا اور احباب کو توجہ دلانا۔
یا کوئی ایسا کام ہو۔ تو میں بتاؤں۔ اور اس کے لئے وقت مقرر ہو۔ تو تعین کروں۔ نمازوں کے اوقات تو مقرر ہیں۔ باقی امور کے لئے جو جس وقت پیش آئے۔ **قومی درد** کا یہ حال ہے۔ کہ کہاں حیدرآباد دکن وہاں سیلاب آیا۔ ان کے لئے ایسے مضطرب ہوئے۔ متواتر تاریں خیریت کی آپ کے ملنے دیں۔ آخر ایک آدمی خاص اسی غرض کے لئے بھیجا۔ ان حالات کو معلوم کر کے جماعت کے عام افراد کو کیسی خوشی اور کیسا اطمینان ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے فی الحقیقت انہیں بہترین انسان بعد امام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی عمر میں برکت دے۔ اور بہت مدت تک ہم اُس کے زیر سایہ رہ کر اُس کے فضل اور فیض کو حاصل کریں جو نورالدین میں ہو کر ہم پا کر رہا ہے۔ آمین۔ یہ مختصر حالات آپ کے مشاغل ہیں۔ اندرونی زندگی کا پہلو پھر کسی وقت دکھایا جائیگا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرا عزیز بھائی ان حالات کو پڑھ کر اپنے حکم کی تعمیل میں میرے لئے دعا کریگا۔

نماز میں خصوصیت سے دعا کرتے ہیں۔ عید کے دن عید کے خطبہ میں اتفاقاً ہم نے سُنا ہے۔ کہ کہا:۔
"قوم کے لئے ترقی ہو۔ اُن میں استقامت ہو۔ باہمی الفت ہو۔ قوم خادم دین ہو۔ روح القدس سے موید ہو۔ آفات ارضیہ سماویہ سے محفوظ رہیں۔ بلیات روحانیہ وجسمانیہ سے الٰہی تیری حفظ میں ہوں۔ مظفر ومنصور رہیں۔ ان میں مخلص اور داعی الی اللہ علی بصیرۃ خطیب وعاظ پیدا ہوں۔ ان کے تائید دین اسلام کے واقف۔ دین اسلام کے عامل۔ منشرح الصدر ہوں۔ اُن کے وزرا مخلص عاقبت اندیش ہوں"۔

جمعہ میں بعد الجمعہ تا مغرب خصوصیت سے ایسی دعاؤں میں وقت گذرتا ہے۔ یہ ان دعاؤں کا ایک مختصر حصہ ہے جو جماعت کے لئے لگتے ہیں۔ اور خدا جانے کس کس رنگ میں یہ چوپان قوم رات کی اندھیری اور تنہا گھڑیوں جبکہ ہم میں سے ہر ایک آرام سے سوتا ہے اپنے مولا کے حضور ہمارے لئے چلاتا ہے۔ خدا اُس کی دعاؤں میں قبولیت کا اثر پیدا کرے۔ اور ہم اُن سے متمتع ہوں۔ آمین۔

دارالامان میں عیدالفطر

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء کی شام کو ہلال عید نظر آیا۔ ۲۷۔ کی صبح کو عید ہوئی۔

صبح ہی خاکسار ایڈیٹر نے عرض کیا کہ نماز اگر گاؤں سے باہر قدیم عیدگاہ میں پڑھی جاوے۔ اور دوسرے لوگ بھی حضور کے کلام سے فائدہ اُٹھائیں۔ تو بہتر ہے۔ نوع انسان کی بھلائی اور تبلیغ اسلام کے شیدائی نے ایک عاجز انسان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ اور قادیان کے کُل مسلمانوں نے باستثنائے بعض اس جگہ نماز عید پڑھی۔ جہاں قدیم الایام میں ہمارا سید ومولا امام پڑھا کرتا تھا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ بعد نماز حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ پڑھا۔ جس کو میں بوجہ مجروح القلم ہونے کے لکھ نہ سکا۔ میرے عزیز بھائی اور ایک وقت اسسٹنٹ شیخ عبدالرحمان قادیانی نے ناظرین الحکم کے لئے لکھا ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ صاف ہونے پر درج اخبار ہوگا۔ آپ کا خطبہ سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات پر تھا۔

نماز سے فارغ ہو کر آپ مسنون طریق پر جس راستہ سے گئے تھے اُس کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے تشریف لائے اور آتے ہی حکم دیا۔ کہ اہل الرائے احباب جمع ہو کر قوم کی بھلائی اور سلسلہ کی خدمت کے لئے مفید تجاویز سوچیں جن پر عمل کیا جاوے۔ **مشورہ** کے اصول اور قانون پر آپ کا ایسا وسیع عمل ہے۔ کہ بعض دوست اپنی ایمانی ترقی کی وجہ سے کہ اُٹھتے ہیں۔ کہ کیوں **حضرت خلیفۃ المسیح** خود ہی جو چاہیں نہیں کرتے۔ مگر آپ ہیں کہ **فاروق اعظم** رضی اللہ عنہ کی طرح کوئی امر مشورہ کے بغیر نہیں کرنا چاہتے بہرحال احباب نے تعمیل ارشاد میں بھلائی قوم کے لئے تجاویز پر غور کیا۔ اور بالاتفاق اس تحریک کی قدر کی۔ جو ایڈیٹر الحکم نے اس سالانہ جلسہ کو جو حضرت حجۃ اللہ کے رفع کے بعد دسمبر میں آنے والا ہے۔ کامیاب بنانے کے لئے پیش کی ہے۔ اور یہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اس موقع پر نہایت کثرت سے لوگ جمع ہوں۔ اس موقع پر **قومی ضروریات** اور آئندہ کام کرنے کے طریق پر غور ہو۔ امید ہونی چاہیئے۔ کہ قوم اپنے امام کی آرزوؤں کو بامراد کرنے کے لئے پیش از پیش تیار ہوگی۔ اور کوئی فرد بشر جو اس موقع پر قادیان پہنچ سکتا ہے۔ پہنچ جاوے۔ کوئی معذوری اور مجبوری اس کی راہ میں روک نہ ہو۔ یہ جلسہ بہت سے فیوض اور برکات کا موجب ہوگا۔ شائد بہت تھوڑے لوگ اس امر سے واقف ہوں۔ کہ مامور اور مرسل کی وفات یعنے رفع کے بعد اس کی روحانی قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اُس کے جانشین پر اللہ تعالےٰ کے فضل اور برکات کا بہت بڑا نزول ہوتا ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ یشوع بن نون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حالات پر غور کرو۔ پس اجتماع پر جو ید قدرت کام کرتا ہے۔ اسے نصب العین رکھ کر اس موقعہ کو جو شخص کھوئے گا۔ وہ سخت غلطی کریگا۔ **خود آؤ۔ اور اپنے احباب کو** ساتھ لاؤ۔ رعایتی کرایہ کے لئے تحریک جاری ہے۔ جلد اس کے متعلق اطلاع دی جاوے گی۔

اس موقع پر ہم کئی ہزار کا مجمع دیکھنا چاہتے ہیں۔ احباب زندگی کو غنیمت سمجھ لیں۔ اور اس موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔

عید کی تقریب پر لاہور کپورتھلہ۔ سیالکوٹ سے احباب آئے ہوئے تھے۔

چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر

کے احباب کو اطلاع

ہمارے سلسلہ کے ایک درخشان گوہر چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ پنشن لے کر قادیان اپنے امام کی خدمت میں حاضر ہوگئے ہیں۔ اور بقیہ زندگی خدمت سلسلہ میں صرف کریں گے۔ اس لئے اُن کے دوست مطلع رہیں ہمیں ایسے بہت سے دوستوں کی حاجت ہے۔ جو اپنی زندگیاں سلسلہ کے لئے وقف کریں۔ اور قومی کاموں میں خادمانِ قوم کا ہاتھ بٹائیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کا سا اخلاص ہم سب کو عطا کرے۔ اور انہیں اپنے اس نئے مشغلۂ زندگی میں نیکی اور بھلائی کی فرشتوں کے ذریعہ مدد دے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ سیلاب حیدرآباد میں ہماری احمدی جماعت بال بال محفوظ رہی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاوں کا اثر ہے۔ مفصل صفحہ ۶ کالم ۳

حیدرآباد کی تباہی حضرت المسیح الموعود کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

برادرم - السلام علیکم - عنوان بالا پر میں نے ارادہ کیا ہے کہ باستثنیٰ چند جزو میں بصورت ایک مبسوط مضمون بصورت کتاب لکھوں - لیکن چونکہ ہمارے اخبار نویسوں نے اس واقعہ کو ایک نشان مسیح قرار نہ دیکر اس خاص الہام کی طرف اشارہ نہیں کیا - جس میں کھلے الفاظ میں شہر نظام کی تباہی کی طرف اشارہ تھا - اس لئے مجھے اس چٹھی کی ضرورت پڑی میگزین ۱۹۰۶ء کے ماہ فروری کے نمبر میں سب سے پہلا الہام جو جناب المسیح الموعود علیہ السلام کا شائع کیا گیا ہے - وہ بالفاظ ذیل ہے :-

دبدبہ خسروی شد بلند

زلزلہ در گور نظامی فگند

یہ کون نہیں جانتا کہ جو شہر لہو و لعب میں پڑ کر یاد خدا بھول جاوے - وہ شہر اور اُس کے باشندے کالمیت ہی ہوتے ہیں - ایسے شہر خدا کی نگاہ میں ایک گور کی کیفیت اپنے اندر رکھتے ہیں - ویسی ہی وہ بستی یا علاقہ جو عنقریب تباہ ہونے والا ہوتا ہے - وہ بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک اپنی زندگی میں مردہ ہوتا ہے - شہر نظام دُنیا کی نگاہ میں ایک معمور اور آباد شہر تھا - اور اپنی خوبی کے لحاظ سے عروس دکن کہلاتا تھا - لیکن جب قہار خدا نے اپنی جبروت کو قائم کرنے کے لئے اس کے تباہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا - اُس کی نگاہ میں شہر نظام نہ تھا - بلکہ گور نظام تھا - چنانچہ اُس نے جہاں مختلف وقتوں میں مختلف حوادث کی اطلاع دی - وہاں اُس نے آج سے آٹھ ماہ پہلے اس زلزلے کی بھی اطلاع دی - جس نے سیلاب کا رنگ اختیار کرکے ایک آباد اور بھرے ہوئے شہر کو تباہ کرکے اپنا جلال اور جبروت قائم کرنا تھا - بہرحال چونکہ میں عنقریب اس مضمون کو کتاب کے رنگ میں لکھنے والا ہوں - اس لئے یہاں اسی قدر کافی سمجھتا ہوں - البتہ میں ایک نکتہ اہل بصیرت کے لئے امرتسر کی موجودہ حالت کے متعلق لکھوں گا - آج کل رمضان کا مہینہ ہے - اور ایام صیام ہیں - اور میں سُنتا ہوں کہ بخار نے زیادہ تر مسلمانوں کو ہی دبا رکھا ہے - بعض اہل ثروت نے غربا کے لئے سُنا ہے اہلی - آلو بخارا کی وہاں سبیلیں لگا رکھی ہیں - رمضان کے مہینہ میں ایک مسلمان شہر میں مسلمانوں کے پینے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے روزے کے وقت سبیلوں کا لگایا جانا ایک واقعی ایک حیرت ناک امر ہے - کیا امرتسر کے مسلمان رمضان شریف کی حرمت بھول گئے ہیں - آخر یہ تو وہی شہر ہے - جہاں آج سے دو سال پہلے ماہ رمضان میں جناب حضرت مرزا صاحب بطور مسافر تشریف لائے - اور اُن پر اہل امرتسر نے اس لئے پتھر برسائے - کہ اُنہوں نے کیوں روزہ نہیں رکھا - آج وہی شہر ہے - جہاں کثرت سے مسلمان روزہ نہیں رکھتے - اور ان روزہ نہ رکھنے والوں میں کثرت سے وہ خبیث اور پلید انسان ہوں گے جنہوں نے غیرت رمضان میں پتھر اُچھالے تھے - آج وہ کیوں روزہ نہیں رکھتے - جواب میں بجز اس کے اور کیا کہا جاوے گا - کہ وہ مریض ہیں - اور مریض کو روزہ معاف ہے - اسے ظالم طبع انسانوں آخر جس آیت نے تم کو بحالت مرض روزہ چھوڑایا ہے - وہی آیت ایک مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دیتی ہے - دیکھو! خدا کا قہری سبق پلید اور خبیث طبع منافقوں کے لئے یوں اُترا کرتا ہے - تم نے ایک خدا کے مرسل پر اس لئے پتھر برسائے - کہ اُس نے رمضان میں بحالت سفر کیوں روزہ چھوڑا - خدا نے کل دُنیا میں بخار ضرور بھیجا - لیکن کل پنجاب میں سے تمہارے شہر کو چُن کر تم کو اس آیت پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا -

فاعتبروا یا اولی الابصار

راقم

خواجہ کمال الدین وکیل لاہور - ۲۴ / اکتوبر ۱۹۰۸ء

کچھ اپنی نسبت

موسمی عوارض نے دُنیا پر جو اثر کیا ہے وہ ظاہر ہے - میں اس کے اثرات سے محفوظ نہیں اور میرے متعلقین خواہ وہ سٹاف کے آدمی ہوں یا اہل و عیال - سب یکے بعد دیگرے زیر اثر رہے ہیں -

اس کے علاوہ سلسلہ مشغین میں بہت بڑا نقصان ہو چکا ہے - جس کی وجہ سے مالی مشکلات کا دائرہ اور بھی وسیع ہوا مگر اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے قلب میں پورا اطمینان اور سکینت ہے کہ یہ پہاڑ مشکلات کے بفضلہ تعالیٰ چور چور ہو جائیں گے - اور یہ بادل غبار آلود پھٹ جائیگا - احباب کی توجہ کی ضرورت ہے - اور خصوصیت سے انہیں دعا سے اپنے بارہ سالہ خادم کی مدد کرنی چاہئے - اس کے مشکلات میں وہ اس کے شریک ہوں - انہیں امور کا اثر ہے - جو الحکم دیر سے شائع ہوتا رہا ہے -

نادان اور احمق مخالف جس نے الحکم کے ان مشکلات سے اطلاع پاکر لکھا تھا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد الحکم پر بجلی گری - اب خود بیماری کی لپیٹ میں آکر وقت پر اخبار نہ نکالنے کے لئے عذر کرتے ہوئے کیوں شرم نہیں کرتا -

الحکم مشکلات میں ہے - مگر نہ اس لئے کہ خدا اُسے ضائع کر دے - بلکہ اس لئے کہ اُسے زیادہ برومند کرے - وہ ایک ایک وقت مشکلات کے عمیق ترین سمندر میں چھپ جاتا ہے - مگر نہ اس لئے کہ غرق ہو - بلکہ اس لئے کہ معرفت کے قیمتی موتی لا نکال لاوے - اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھے - بہرحال ناظرین اور سرپرستان الحکم کا قومی فرض ہے - کہ وہ اُس کی **طاقت** اور استقلال کے لئے خاص ہمت اور فراخ حوصلگی سے قدم اُٹھائیں -

اس وقت ضرورت ہے ایسے سرپرستوں کی جو اس کے فنڈ کو مضبوط کریں -

---

یاد رفتگان

چوہدری محمد سرفراز خان صاحب بنگاہی سے ایک مخلص اور معزز احمدی چوہدری کرم الٰہی صاحب کی وفات کے متعلق ایک مراسلہ بھیجتے ہیں جو اس مرتبہ شائع نہیں ہو سکتا - فی الحقیقت چوہدری صاحب ایک بے ریا اور مخلص احمدی تھے - اور خدمت دین کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے تھے - اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے مقام رضا پر اُٹھائے - اور آپکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے - آمین!

۲ - منشی عبد المجید صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل پٹیالہ کے بڑے بھائی بابو عبد الحکیم صاحب بعارضہ سل ۸ / اکتوبر ۱۹۰۸ء کو اس جہان سے رخصت ہوئے - منشی عبد المجید صاحب جو ایک بڑے سرگرم اور مخلص احمدی ہیں - مرحوم کے لئے جنازہ غائب اور دعا مغفرت کی اپنی جماعت سے درخواست کرتے ہیں امید ہے چوہدری کرم الٰہی اور بابو عبد الحکیم صاحب کا جنازہ غائبانہ قوم پڑھا جاوے گا -

مسلمانوں کو غیر مذاہب حکومت کا محکوم ہو کر کیوں رہنا چاہیئے؟

(رقمزدہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مدظلہ)

مسلمانوں نے چاردانگ عالم میں بارہ تیرہ سو برس حکومت کی۔ حکومت کا آغاز عین بانیٔ اسلام کے زمانہ میں ہوا۔ اور آج تک جابجا اسلامی حکومتیں قائم ہیں۔ سیکڑوں غیر قومیں ان کی محکوم ہوئیں۔ ان اسباب سے یہ بدیہی ہے۔ کہ اسلام نے غیر مذاہب والوں پر حکومت کرنے کے دستور اور آئین مفصل منضبط کئے ہونگے۔

لیکن اسلام کو محکوم ہو کر بہت کم رہنا پڑا۔ اس لئے بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس حالت کے متعلق حدیث۔ فقہ سے۔ تاریخ سے ہم کو کوئی ہدایت نہیں مل سکتی۔ اور فقہ کا حصّہ بالکل ادھورا رہ گیا۔

چونکہ یہ نہایت سخت خطرناک غلطی ہے۔ اس لئے ہم تفصیل سے بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام میں اس کے متعلق کافی قواعد واحکام موجود ہیں۔ اور حدیث۔ فقہ۔ تاریخ سب اس قسم کے مسائل اور واقعات سے لبریز ہیں۔

اس مسئلہ کے متعلق اصل میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی غیر مذاہب حکومت مسلمانوں کے ملک اور زمین پر قابض ہو جائے تو

(۱) یہ قبضہ حقیقی ہوتا ہے یا غاصبانہ

(۲) مسلمانوں پر غیر حکومت کی اطاعت فرض ہوتی ہے یا نہیں۔ فقہ میں اس کا ایک مستقل باب ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے **باب استیلاء الکفار**۔ اس کی ذیل میں یہ حکم ہیں۔ **وان غلبوا علی اموالنا واحرزوھا بدارھم ملکوھا ویجب علینا اتباعھم** (درمختار)

اگر غیر مذاہب والے ہمارے مال پر غالب آجائیں اور اس کو اپنے گھر میں جمع کریں۔ تو وہ اُس کے مالک ہوں گے اور ہم پر اُن کی اطاعت فرض ہوگی۔

چونکہ اسلامی احکام کی اصلی بنیاد قرآن اور حدیث ہے۔ اس لئے فقہی روایتوں سے پہلے ہم قرآن وحدیث کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں ان صحابہ کو جو دولت رکھتے تھے اور اپنی دولت چھوڑ کر ہجرت کر کے چلے آئے تھے۔ اور اُن کے مال ودولت پر اہل مکّہ نے قبضہ کر لیا تھا۔ خدا نے فقیر فرمایا ہے للفقراء المہاجرین الخ۔ اس فقہا نے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ جب اہل مکہ نے اُن کے مال واسباب پر قبضہ کر لیا تو وہ اس کے حقیقی مالک ہوگئے۔ اس بناء پر صحابہ کو خدا نے فقیر فرمایا۔ شائد کسی کو خیال ہو۔ کہ چونکہ صحابہ کا قبضہ جاتا رہا تھا۔ اس لئے خدا نے اُن کو مفلس کہا۔ لیکن ایسے شخص کے لئے جو گھر سے نکل آئے اور اُس کے مال واسباب پر اور لوگ قابض ہو جائیں۔ اصطلاح شرع میں ایک دوسرا لفظ موجود ہے۔ یعنی ابن السبیل شامی شرح درمختار میں جہاں یہ مسئلہ لکھا ہے۔ کہ قبضہ کی حالت میں قابض لوگ حقیقی مالک ہو جاتے ہیں۔ اور یہ استدلال کیا ہے۔

لقوله تعالیٰ للفقراء المهاجرین سماھم فقراء فدل علی ان الکفار ملکوا اموالهم التی هاجروا عنها ومن کان یصل الی ماله لیس فقیرا بل هو ابن السبیل۔

کیونکہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے "للفقراء المہاجرین" اس آیت میں خدا نے مہاجرین کو فقیر کہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار صحابہ کے مال کے حقیقی مالک ہوگئے تھے کیونکہ جو شخص اپنے مال کا مالک ہوتا ہے۔ اور صرف اُس کا قبضہ اُٹھ جاتا ہے۔ تو اُس کو فقیر نہیں۔ بلکہ ابن السبیل کہتے ہیں۔

فقہا کے نزدیک اور دقیق استدلال کی ہم داد دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک اس [illegible] دقیقہ سنجی کی ضرورت نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کا واقعہ پیش آچکا تھا۔ اور اس طرز عمل سے صاف معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو غیر مذہب کی حکومت میں کیونکر رہنا چاہیئے؟

مکّہ میں جب مخالفوں نے مسلمانوں کو زیادہ ستانا شروع کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ ہجرت کر کے حبش (ابی سینا) چلے جائیں۔ چنانچہ بہت سے صحابہ جن میں حضرت عبدالرحمن رضؓ بن عوف بھی تھے۔ حبش میں چلے گئے۔ حبش کا بادشاہ عیسائی تھا۔ جس کو اہل عرب نجاشی کہتے تھے۔ صحابہ جب حبش میں آئے۔ تو اتفاق سے چند روز بعد کسی بادشاہ نے ملک پر چڑھائی کی اور نجاشی نے اس کے مقابلہ کے لئے فوجیں بھیجیں صحابہ نے خود بلا کسی کے اپنی طرف سے ایک قاصد بھیجا۔ کہ فوج کے ساتھ جائے اور دم دم کی خبریں بھیجتا رہے۔ تاکہ اگر ضرورت ہو۔ تو ہم لوگ نجاشی کی مدد کو آئیں۔ صحابہ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ پنجوقتہ نمازوں میں نجاشی کی فتح کی دعائیں مانگتے تھے۔ چنانچہ یہ واقعہ محدث طبری نے اپنی تاریخ میں پوری تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ کوئی رعایا حکومت کے ساتھ اس سے زیادہ اور کیا وفاداری اور اطاعت شعاری کر سکتی ہے؟ کیا آج گورنمنٹ کو اس سے زیادہ کچھ درکار ہے؟

اسلام کی تاریخ میں اکثر غیر قومیں اسلامی ملکوں پر قابض ہوگئیں۔ اس وقت ہزاروں فقہا اور علماء موجود تھے کیونکر ممکن تھا۔ کہ وہ اس کے متعلق فقہی احکام نہ مرتب کرتے۔ تاتاریوں نے جب تمام ایران وعراق پر قبضہ کر لیا تو اس وقت جسقدر فقہ کی کتابیں تصنیف ہوئیں۔ سب میں اُن کے متعلق تفصیلی احکام موجود ہیں۔ اصل بحث یہ پیدا ہوئی۔ کہ یہ ممالک دارالاسلام ہوں گے یا دارالحرب۔ تمام فقہا نے بہ اتفاق لکھا۔ کہ جب تک اسلامی احکام یعنی نماز و روزہ وغیرہ جاری ہیں۔ اس وقت تک دارالاسلام باقی رہے گا۔ اور مسلمانوں کی وہی حالت ہوگی۔ جو اسلامی ملک میں ہوتی ہے۔ فتاویٰ بزازیہ میں یہ ہے:-

واما البلاد التی علیها ولاة کفار فیجوز فیها ایضاً اقامة الجمع والاعیاد والقاضی قاضٍ بتراضی المسلمین وقد تقررت لقاء شیٔ من العلة یبقی الحکم وقد حکمنا بلا خلاف بان هذه البلاد قبل استیلائهم اعلان بالاذان والجمع الجماعات والحکم بمقتضی الشرع والفتوی والتدریس شائع بلا نکیر من ملوکهم فالحکم بانها من دار الحرب لا جهة له باقی وہ مقامات جن کے حاکم کافر ہیں۔ تو وہاں بھی جمعہ اور عیدین کا ادا کرنا جائز ہوگا۔ اور قاضی مسلمانوں کی رضامندی سے قاضی ہوگا۔ کیونکہ یہ طے ہو چکا ہے۔ کہ جب تک علّت باقی رہتی ہے۔ حکم باقی رہتا ہے۔ اور یہ متفقاً ہم لوگ طے کر چکے۔ کہ یہ مقامات تاتاریوں کے آنے سے پہلے دارالاسلام تھے۔ اور اُن کے قابض ہونے کے بعد اذان جمعہ اور جماعت باعلان ہوتی ہے۔ اور فیصلے شریعت کے موافق کئے جاتے ہیں۔ اور درس وتدریس بغیر روک ٹوک کے جاری ہے۔ تو ایسی حالت ان مقامات میں کو دارالحرب کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

غور کرو فقہانے اپنے اس زمانہ میں یہ فتویٰ دیا جو بت پرست تھے۔ اور جن کو مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کی مناسبت نہ تھی۔ آج جبکہ عیسائی حکومت ہے۔ جو اہل کتاب ہیں۔ مسلمانوں کے فرائض مذہبی میں کوئی تعرض نہیں کیا جاتا۔ مسلمان خود عیسائی مذہب کا بڑے زور و شور سے رد کرتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت کی وہی پوزیشن ہوگی۔ جو اکبر و جہانگیر کے زمانہ میں تھی۔ اور فقہا کا یہ حکم واجب عمل ہوگا کہ ویجب علینا اتباعھم (درمختار) اور ہم پر ان کی اطاعت واجب ہوگی۔

یہ خیال کرنا چاہئے کہ یہ محض تھیوری یعنی زبانی باتیں نہیں۔ کثرت سے تاریخی واقعات شہادت دے رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا طرز عمل ہمیشہ یہی رہا۔ اور جو کچھ کہتے تھے کرتے بھی تھے۔ ساتویں صدی میں جزیرہ سسلی پر عیسائی حکومت قابض ہو گئی تھی اور آخر تخت نشین حکومت تھا۔ اس وقت تک وہاں کثرت سے مسلمان موجود تھے۔ ان کا طرز عمل یہ تھا۔ کہ بادشاہ کے نہایت مطیع اور وفادار تھے یہاں تک کہ بادشاہ کو جس قدر ان پر اعتماد تھا۔ خود اپنی عیسائی رعایا پر نہ تھا علامہ ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی زمانہ میں سسلی کا سفر کیا تھا۔ وہ ان واقعات کو لکھکر کہتے ہیں۔ کہ یہاں پر تمام بڑے بڑے عہدوں پر مسلمان مامور ہیں۔ یہاں تک کہ شاہی باورچیخانہ کا اہتمام بھی مزید اعتماد کی وجہ سے مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔

تاتاری جس زمانہ میں ایران و عراق پر قابض تھے۔ اکثر بڑے بڑے عہدوں پر مسلمان مامور تھے ہلاکو خان کی سفاکی اور اسلام کی دشمنی مسلمہ عام ہے۔ بغداد جو مسلمانوں کے جاہ و جلال کا کعبہ تھا۔ اسی کے ہاتھوں برباد ہوا تھا۔ تاہم اس کی حکومت کے دست باز و خواجہ رشید الدین اور علاؤالدین جوینی تھے خواجہ رشید الدین وزیر اعظم تھے۔ اور درحقیقت کاروبار حکومت انہیں کے ہاتھ سے انجام پاتے تھے۔

ہلاکو خاں کے بعد جب اس کا بیٹا آباقاآن خان بادشاہ ہوا تو اس کے دور میں بھی ان دونوں بھائیوں کا وہی احترام رہا۔ علامہ شاکر کتبی نے فوات الوفیات میں [illegible] جوینی کا تذکرہ لکھا لکھتے ہیں:۔

صاحب الاجوان الخراسان [illegible] الکبیر شمس الدین کان لھما [illegible] فی دولۃ ابغا [illegible] الحشمۃ ما یتجاوز الوصف دولت خراسان کے مالک [illegible] وزیر اعظم شمس الدین کے بھائی تھے۔ اور ابغا کی سلطنت میں یہی دونوں بھائی سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ اور اسقدر دولت و حشمت ان لوگوں نے حاصل کی جو بیان سے باہر ہے۔

روضۃ الصفا میں جہاں خواجہ شمس الدین (وزیر ہلاکو خان) کا تذکرہ کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"چوں اباقا خان بر سریر سلطنت قرار گرفت۔ خواجہ مشارٌ الیہ (خواجہ شمس الدین) زیادہ از معہود و منظور شہور غاتشی یافت و شغل خطیر وزارت برقرار سابق باو مفوض گشت و خدمتش و بعرضے صائب و رائے ثابت و اقبال مساعد در اتمام مہام مملکت و ترفیہ احوال سپاہی و رعیت و اصلاح و خلل و تدارک ذلل بر نوئے شروع نمود کہ مزیدے بران متصور نبود۔ ملوک و سلاطین و اکابر خراسان و عراق و بغداد و شام و روم و ارمن را ملجاؤ ماوائے شد۔

یہ اعتماد یہ رتبہ ان لوگوں نے اسی وجہ سے حاصل کیا تھا کہ جس وفاداری۔ دیانت اور لیاقت سے یہ لوگ بادشاہی خدمات بجا لاتے تھے۔ خود ہلاکو خان کے ہم قوم اور عزیز بجا نہیں لاسکتے تھے۔ محقق طوسی جن کی شہرت محتاج بیان نہیں۔ وہ بھی ہلاکو خان کے معتمد خاص تھے۔ اور اوقاف اسلامی کل انہیں کے زیر اہتمام تھے۔ فوات الوفیات میں لکھا ہے:۔ "کان ذا حرمتہ وافرۃ ومنزلۃ عالیتہ عند ھلاکو وکان لطیفہ فیما یشیر بہ علیہ والاموال فی تصریفہ" ہلاکو خان کے دربار میں ان کی بڑی عزت اور نہائت قدر تھی۔ ہلاکو ان کے مشوروں کی نہائت قدر کرتا اور مال ان کے تصرف میں تھا۔ گو ہم پسند نہیں کرتے لیکن محقق طوسی نے ہلاکو خان کی وفاداری میں اسلام تک برباد کر دیا یعنے بغداد کا حملہ اور اس کی بربادی صرف محقق طوسی کے اشارہ سے تھی۔ ورنہ ہلاکو خان اس پر آمادہ نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں اس واقعہ کو محقق طوسی کے مفاخر میں شمار کیا ہے۔

واقعات مذکورہ بالا سے تم کو معلوم ہوا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد زریں سے آج تک مسلمانوں کا ہمیشہ یہی شعار رہا کہ وہ جس حکومت کے زیر اثر رہے اس کے وفادار و اطاعت گزار رہے۔ یہ صرف ان کا طرز عمل نہ تھا بلکہ ان کے مذہب کی تعلیم ہے قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ سب میں کنایۃً اور صراحتاً مذکور ہے۔

ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم

از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس فقط

۲۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب اخویم مکرم و معظم دام لطفہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ گرامی نامہ مشرف فرمایا۔ آپ سب صاحبوں نے جو ہماری پاک جماعت کے مخلص بھائی ہیں مایسے ہمت میں جس محبت و اخلاص کا اظہار [illegible] افتادگان کی کیفیت دریافت فرمائی ہے اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ حیدرآباد کی کیفیت جس حد تک اخبار یا خطوط کے ذریعے آپ صاحبوں کو معلوم ہوئی ہے سچ ہے کہ اس کی اصلی حالت کبھی معلوم نہیں ہو سکتی وہ نقشہ کسی طرح پیش نظر نہیں ہو سکتا جو یہاں ہمارے پیش نظر رہا ہم نے قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور اس وقت بھی میدان قیامت میں ہم کھڑے ہیں اس شہر کی ایسی تباہی و بربادی ہوئی ہے کہ جس کا پہلے سے کبھی وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ ۲۶ شعبان سے ۲۹ شعبان تک مسلسل بارش ہونے کے بعد یکم رمضان کی صبح کو جب یہ معلوم ہوا تھا کہ تمام شہر میں سمندر اپنی مہیب موجوں کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے یہی پانی جو اللہ جل شانہ کے اسم محی کا مظہر اور رحمت کا نشان سمجھا جاتا ہے اس روز ایسی قہری صورت میں تھا کہ دکن کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے نہایت معزز و شریف خاندانوں کی عصمت مآب بیبیاں بے پردہ ہو کر ایک عالم یاس و پریشانی میں گھروں سے نکل رہی تھیں صدہا بچے اپنے والدین کے سامنے غرقاب ہو گئے اور ان سے کچھ مدد نہ مل سکی بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو اور ماں بچہ کی جستجو کرتی تھی اور کچھ پتہ نہ چلتا تھا کہ کون کہاں ہے ایسے ایسے مضبوط مستحکم پل جن کو مہینوں پانی سے کچھ خطرہ نہ ہو سکتا تھا اور جن کی اوپر کی سڑکیں سطح دریا سے بہت بلندی پر تھیں صرف تین گھنٹوں میں مسمار ہو گئے۔ قد آدم سے زیادہ پانی گلیوں کے اوپر جا رہا تھا۔ بڑی بڑی عالیشان و پختہ عمارتیں اسطرح نیست و نابود ہو گئیں کہ اس وقت شناخت نہیں ہو سکتی کہ کن مقامات پر وہ مکانات قائم تھے اس طوفان نے حیدرآباد کی خوش نما شکل کو ایسے وحشتناک منظروں میں تبدیل کر دیا ہے کہ جن مقامات پر گنجان آبادی تھی اور سڑک پر چلنا مشکل ہوتا تھا وہاں اب ایسے عبرت خیز ویرانے ہو گئے ہیں کہ آئندہ بھی ان کے آباد ہونے کی توقع نہیں ہو سکتی صحیح اندازہ اس وقت تک نہیں ہو سکا کہ کسقدر نفوس ہلاک ہوئے ہزارہا غرقاب ہو گئے اور ہزارہا مکانوں کے نیچے دب مر گئے اینٹوں اور پتھروں کے ڈھیر نظر آ رہے ہیں اور لاشیں اب تک نکل رہی ہیں مکانات نقدی و زیور کی مالیت کا کروڑوں میں نقصان بیان کیا جاتا ہے۔ جو لوگ رات کو امیرانہ حالت میں سوئے تھے صبح کو ایک وقت کے کھانے کے محتاج ہو گئے تھے یہ سب کچھ ہوا مگر اللہ جل شانہ کا اس قدر فضل کا شکر ادا نہیں ہو سکتا کہ ہماری جماعت میں بجز اس کے کہ ایک دو مکانات گر گئے اور کچھ مالی نقصان بھی ہوا تمام نفوس عزت و آبرو کے ساتھ محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاکت سے بچا لیا۔ ہم لوگ ایسی سخت آفت اور پر آشوب حالت میں بھی بالکل مطمئن تھے اور خوب جانتے تھے کہ وہ رحیم و کریم محض حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہم کو اپنی رحمت میں لے لیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم اور ہمارے عیال و اطفال سب خیر و عافیت سے ہیں اس وقت وہ اشتہار بھی سامنے ہے مگر اس کا خلاصہ اس قدر بھی مرح با ہے۔ کہ ہمارے آقا ہمارے امام عالی مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف الفاظ میں یہ تحریر فرما دیا تھا کہ ہا کیا [illegible] پیشین گوئی [illegible] صحیح طور سے پوری ہوئی ہے کہ ایک شہر میں [illegible] اللہ قائم ہوا ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ کہاں کہاں کس صورت سے پوری ہوتی ہے [illegible] جس نے زمانہ سے پہلے دنیا کو بیدار و خبردار کیا مگر افسوس کہ غفلت سے [illegible] کی شناخت کی

[illegible] علی [illegible] حیدرآباد دکن

اصلی ممیرا اور ممیری کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوتا ہے قیمت فی تولہ ممیرا قسم اوّل عسہ دوم سے سرمہ قسم اوّل عہ دوم عہ قسم سوم عہ۔ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ مجھ سے خریدو

المشتہر:- احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

سامان کرکٹ کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھے ریشہ دار لکڑی کے ہینڈل کاک کین اور دو دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائیدار ہیں قیمت للعہ۔ کرکٹ بیٹ ریشے دار کشمیر کی لکڑی عہ کین ہینڈل دو دو ربڑ کے بنے ہوئے میچ کے لئے نہایت عمدہ عہ۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا عہ

کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے عہ

کرکٹ بیٹ } بچوں کے ۱۲×۱۳ کے واسطے درست ایک ٹرکس ایک سال کی لکڑی کافی سٹ } لے

فٹ بال عمدہ و کارآمد پائیدار و مضبوط بلیڈر نہایت عمدہ و پائیدار عہ

" " کے لئے نرٹ بال " " " " " عہ صہ

" " " " " " عہ للعہ

" " " " " " عہ سے

کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ و مضبوط چمڑے کے عہ

" " " " " دھاگے کے بیچ سے

کرکٹ وکٹیں پریکٹس سے

فی کاپی سہ

المشتہر:- مستری نظام الدین شہر سیالکوٹ

سارٹیفکٹ:- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مال از قسم کرکٹ بیٹ و وکٹ و فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میں اسے کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔ $\frac{1}{08}$ 20

نیازمند:- حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سچا سودا شیخوپورہ۔ کانگڑہ

دو مفید رسالے

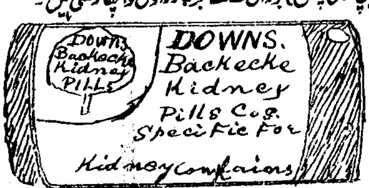
رسالہ ثبوت واجب الوجود۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دہریہ کے اعتراضات کا ایک لطیف اور فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے اصول کی حقیقت بھی کھول کر بتائی ہے قیمت ۸

رسالہ تدبیر:- اس میں مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور تقدیر اور تدبیر کے فلسفہ پر خوب بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶

دونوں رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور منشی حسین بخش اپیل نویس سے مل سکتے ہیں

صحت کس طرح حاصل کرنا

اکثر اوقات بیماری کا سبب پیشاب کا تیزابی مادہ ہے۔ کہ جس کو کمزور اور ضعیف گردے خون میں سے فطرت جیسا چاہتی ہے اس طرح چھان نہیں سکتے ہیں کیونکہ اس پر ہی جسم کی صحت کا دارومدار ہے۔ گردوں کے ضعف اور مرض کے علامات حسب ذیل ہیں پشت میں درد۔ نیند نہ آنا۔ پیشاب کم اور اس کا رنگ خراب یا دھندلا ہونا۔ پیاس ہمیشہ لگنا جسم میں تکان معلوم ہونا۔ دل کی کمزوری۔ دردسر۔ پٹھوں کی بیماری نظر کا دھندلا پن۔ جکڑا جوڑوں میں سخت درد۔ حافظہ خراب ہونا۔ اور جسم کی عام نکاہت وغیرہ۔ اگر توجہ نہ کی گئی۔ تو پیشاب کے امراض گٹھیا۔ جالندھر۔ ذیابیطس اور گردوں کا انحطاط یعنی سڑنا اور مستورات کی بیماریاں جن کو اکثر ایامی امراض خیال کئے جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایچ کڈنی پلس) گردوں اور پیشاب کے اعضاء کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جس وجہ سے عمدہ صحت حاصل ہوتی ہے اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو اچھا رکھئے۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایچ کڈنی پلس) جو کہ ان کے لئے مجرب دواؤں کو اچھا رکھتی ہیں۔



دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ساڑھے دس روپیہ۔ تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں۔ یا ڈون پی۔ او۔ باکس بمبئی سے

ڈاون کا مرہم ڈونس آئیٹ منٹ۔ ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت آرام ایک ہی ڈبیہ چاہے جن بیمار ابھر نکلی ہوئی یا خونی بواسیر کھرا۔ کیر جٹیہ اور داد اور جلد کی سطح کی بیماریاں۔ خارش وغیرہ کی بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا دینے کے لئے کافی پائی گئی ہیں تمام دوکانداروں سے عہ فی ڈبیہ قیمت پر مل سکتی ہیں۔

خطرہ کی علامتیں

قدرت نے خطرہ کی بہت سی علامتیں مہیا کر دی ہیں۔ کھانسی خطرہ کی علامت ہے یہ اس بات کی نشانی ہے کہ تمہارا جگر کمزور ہے وہ تنبیہ کرتی ہے کہ تم جگر بروقت قوی کر لو



اسکاٹس ایملشن

خطرہ کی قدرتی ضروریات کو درست کرتا ہے وہ کمزور جگر کا علاج کر کے کھانسی کو موقوف کر دیتا ہے استعمال کے چند روز پہلے اور بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔

فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ باؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کمیس لنڈن

لاکھوں روپے کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے واسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر وہ کریں جن کی منافعہ و کمیشن سے آپ لالا مال ہو سکتے ہیں اس تریاق بےنظیر و سریع الاثر و مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر مبتلائے طاعون کے شروع ہونے سے پہلے کانوں میں چند قطرے ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو سردرد بخار چند منٹ میں دور۔ اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریض بالخصوص بچوں اور اُن کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلا کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ عام کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشائے راز بعد ادائے فیس اس کا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر اُن اشخاص سے جو سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں اُن سے نصف قیمت لی جائے گی۔

نوٹ:- جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں ذرا جرت سے مطلع فرمائیں

المشتہر

فتح الدین۔ کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری۔ مضمونوں کی تیز و طراری۔ مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے۔ لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اوّل آزماؤ۔ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکہ ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کی شکایت کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون تیار کیا ہے جس کے چند دن کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ فوراً انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو نگے اور ہر قسم کی امراض کے لئے مفید ہے۔ ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہیں اوّل نمونہ مفت منگائیں اگر فائدہ دے طلب فرمائیں فی بکس عہ

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو امراض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ مفید پائیں گے۔ نمونہ منگوا کر آزماؤ۔ قیمت ۲ ماشہ عہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ۲

سنون فی ندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانتوں کو مثل گوہر آبدار

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی